محمد اسحاق بھٹی

# ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف وخدمتہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

یوں تو دنیا کے نظامِ تمدن میں مہمان کی حیثیت ہمیشہ نمایاں رہی ہے اور ہر دور اور ہر مقام میں اسے قابلِ احترام سمجھا گیا ہے، لیکن مشرقی تمدن میں مہمان نوازی کو بالخصوص اہمیت دی گئی ہے۔

ہر شخص کسی نہ کسی وقت اور کسی نہ کسی صورت میں کسی کا مہمان ہوتا ہے، لہٰذا معاشرے کے نظام میں اس کی حیثیت اخلاق کے باہمی تبادلے کی سی ہے۔ آج ہم اپنے مہمان کی تکریم اور اس سے بہتر سلوک کریں گے، تو کل وہ ہمارے ساتھ عزت کا برتاؤ کرے گا۔ اہلِ عرب میں مہمان کو بہت ہی لائقِ اعزاز سمجھا جاتا تھا اور اس کی خدمت اور حفاظت کو میزبان اپنا فرض قرار دیتا تھا۔ اسلام کا ظہور ہوا تو اس نے اس فرض میں مزید اضافہ کیا، اس کی اہمیت کو بڑھایا اور مہمان کے حقوق کو تفصیل سے بیان کیا۔

حدیث میں مہمان نوازی اور اس کی تواضع کو ایمانِ کامل کا ایک جز قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے، اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ یعنی ایمان کی تکمیل میں مہمان کی عزت و تکریم بھی شامل ہے۔ اس موضوع کی متعدد حدیثیں ہیں، جن میں اکرامِ مہمان کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ ایسے واقعات بھی حدیث کی کتابوں میں درج ہیں کہ بعض صحابہ کرام نے مہمان کے لیے اس قدر فیاضی کا ثبوت دیا کہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا تمام کھانا مہمان کو کھلا دیا اور خود بھوکے رہے۔